

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اکثر دکانوں میں روپیوں کے لئے مثلاً: پانچ روپے خردہ کے لئے 3 پائی اور دس روپے 6 پائی وغیر لوگوں سے وصول کرتے ہیں کیا اس طرح لینا اور دینا جائز ہے؟ کیا یہ سود میں داخل نہیں ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

اس طرح لینا اور دینا جائز نہیں ہے یہ صورت سود میں داخل ہے۔ کرنسی نوٹ خواہ پانچ کا ہو یا دس کا اگرچہ خلتہ ثمن نہیں ہے لیکن عرفا ثمن کے حکم میں ہے۔ بلکہ بترو بیج حکومت وقت عین ثمن سمجھا جاتا ہے۔ اہل تجارت نوٹ کو بمزملہ روپیہ کے سمجھتے ہیں پس درحقیقت نوٹ کی بیع و شراہ ثمان کی خرید و فروخت کی طرح ہے۔ بائع و مشتری کا مقصود نوٹ کی بیع و شراہ کاغذ کا بیچنا خریدنا نہیں ہوتا بلکہ روپیہ کی بیع مقصود ہوتی ہے کیوں کہ ظاہر ہے نوٹ کا کاغذ ایک پشہ کا بھی نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کا دس روپیہ نوٹ ضائع کر دے تو اصل مالک بطور تانا وان دس روپے لیتا ہے اور جب دس روپے کا نوٹ فروخت کیا جاتا ہے تو اس سے کاغذ کا قیمت یعنی مقصود نہیں ہوتی بلکہ دس روپے فروخت کرنا اور اس کی قیمت یعنی مقصود ہوتی ہے۔ دس روپے قرض لینے والے کو اختیار ہوتا کہ بوقت اداس کا نوٹ روپے کا نوٹ یا دس روپے دے عرفا و حکما دونوں برابر سمجھے جاتے ہیں۔ قرض خواہ مقروض سے نوٹ یا دس روپے لینے میں عذر نہیں کرتا۔ خلاصہ یہ کہ نوٹ عرفا عین ثمن غلطی میں اس لئے اس بیع شراہ میں کسی پیشی قطعاً ناجائز و حرام ہوگی۔ پس صورت مستولہ میں جوں کہ پانچ یا دس روپے کا نوٹ دے کر پانچ یا دس روپے لینا درحقیقت پانچ روپے یا دس روپے فروخت کرنا اور اس کی قیمت لینا ہے یعنی: روپیہ کا بیچنا روپیہ کے بدلہ میں ہے اس لئے پانچ روپے یا دس روپے کا نوٹ اور اس کے ساتھ ایک یا دو پیسہ دے کر پانچ یا دس روپے لینا شرعاً ناجائز ہے۔ بیع صرف میں ایک روپیہ یا دو پیسہ کی زیادتی خالی عن العوض ہے اور بیع نہ ربا جو شرعاً حرام ہے۔

اور یہ پیسے اگرچہ چاندی کی جنس سے نہیں ہیں اور نہ عرفا و خلتہ روپیہ کے حکم میں ہیں لیکن جب ان پیسوں کے مقابلہ میں چاندی کا کچھ حصہ رکھا جائے گا تو ظاہر ہے کہ نوٹ میں لکھی ہوئی رقم کی چاندی مقابلہ کے روپیہ کی چاندی سے زیادہ ہوگی اس طرح بیع صرف میں تفاضل و متحقق ہو جائے گا جو شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔

هذا ما عندني والله اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 - کتاب البیوع

صفحہ نمبر 331

محدث فتویٰ